اسلام وعلیکم !

میرے سگے چچا نے اپنی بیٹی کا نکاح شیعہ فیملی میں کیا ہے اور لڑکا بھی شیعہ ہے ابھی صرف نکاح ہوا ہے رخصتی نہیں ہوئی۔
میرے بڑے بھائی نے چچا سے پوچھا تو میرے چچا نے کہا کہ لڑکا اہل بیت ہے میرے بھائی نے یہ پوچھا کہ لڑکا شیعہ ہے تو انہوں نے کہا کہ ہاں لڑکا شیعہ ہے اور میں نے معلوم کر لیا ہے کہ اہل بیت یعنی شیعہ لڑکے کے سنی لڑکی کا نکاح یعنی شادی ہو سکتی ہے۔ اور لڑکے کے والد قاضی بھی اپنا یعنی شیعہ مسلک سے لائے تھے۔ لیکن جب ہم نے خود اپنے طور سے معلوم کر لیا تو مفتی صاحب نے جواب دیا کہ شیعہ لڑکے سے نکاح نہیں ہو سکتا اور یہ نکاح باطل ہے یعنی ناجائز ہے۔
اب ہمارا سوال یہ ہے کہ

1- جو لوگ اس نکاح میں شریک ہوئے ان کے بارے میں قرآن و حدیث میں کیا حکم ہے۔ کیا وہ گناہگار ہوئے۔

2- جو اس نکاح کے گواہ بنے اور نکاح نامے پر دستخط کیے ان کے بارے میں بھی کیا حکم ہے۔

3- اب ہم اپنے چچا سے رشتے داری رکھیں یا نہیں کیونکہ ان سے ہمارے تعلقات بہت اچھے ہیں۔

4- کیا ان کے گھر کا کھانا پینا جائز ہے۔ چچا ابھی اپنے مسلک پر ہی قائم ہیں وہ شیعہ نہیں ہوئے۔

Scanned by CamScanner

برائے کرم آپ ان تمام سوالات کے جوابات قرآن و سنت
کی روشنی میں دیں اور ہمارے مسائل کا حل بتائیں اور
ہماری رہنمائی فرمائیں۔

شکریہ
قاری ملازم
حسین
استاد
شعبہ دارالقرآن
دارالعلوم کراچی

دارالافتاء

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔واضح رہے کہ مذکورہ شیعہ لڑکا اگر ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہو جیسے حضرت علیؓ کو خدا ماننا ہو یا قرآن پاک کو محرف مانتا ہو یا حضرت عائشہؓ پر لگائی گئی تہمت کو صحیح مانتا ہو یا حضرت ابو بکرؓ کی قرآنی صحابیت کا انکار کرتا ہو یا اس بات کا قائل ہو کہ حضرت جبرئیل سے وحی پہنچانے میں غلطی ہوئی یا کوئی ایسا عقیدہ رکھتا ہو جو صریح مخالف قرآن ہو تو ایسا شیعہ لڑکا کافر ہے اس کے ساتھ سنی لڑکی کا نکاح جائز نہیں ہے تو یہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوا کیونکہ مسلمان لڑکی کا کافر لڑکے سے نکاح نہیں ہو سکتا۔

اور اگر شیعہ لڑکا مذکورہ عقائد میں سے کسی عقیدہ کا اور کسی اور کفریہ عقیدہ کا حامل نہ ہو، لیکن وہ حضرت علیؓ کو حضرت ابو بکرؓ پر فضیلت دیتا ہو اور صحابہؓ کو برا بھلا کہتا ہو تو وہ اگرچہ کافر نہیں البتہ فاسق اور گمراہ ہے اور وہ سنی صحیح عقیدہ رکھنے والی لڑکی کا کفو (ہم پلہ) نہیں جس سے نکاح ولی کی اجازت کے بغیر درست نہیں، تاہم اگر لڑکی کے ولی کی اجازت سے کیا گیا ہے تو شرعاً یہ نکاح منعقد تو ہو گیا ہے، لیکن اس طرح نکاح کرنا مصلحت کے خلاف ہے، اور خطرہ ہے کہ آئندہ اولاد کے حوالے سے تربیت متاثر ہو گی (مأخذہٗ التبویب بتصرف:۴/۵۲۹)

مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق جس صورت میں نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا، اس صورت میں دانستہ اس میں شرکت جائز نہیں، اور جس صورت میں نکاح منعقد ہو جاتا ہے اس صورت میں شرکت کی گنجائش ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (٤ / ٢٣٧)

نعم لا شك في تكفير من قذف السيدة عائشة – رضي الله تعالى عنها – أو أنكر صحبة الصديق، أو اعتقد الألوهية في علي أو أن جبريل غلط في الوحي، أو نحو ذلك من الكفر الصريح المخالف للقرآن، ولكن لو تاب تقبل توبته، هذا خلاصة ما حررناه في كتابنا تنبيه الولاة والحكام

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (۴ / ۲۳۷)

أقول: نعم نقل في البزازية عن الخلاصة أن الرافضي ويلعنهما فهو كافر، وإن كان يفضل عليا عليهما فهو مبتدع. اهـ

تفسير القرطبي (۷/ ۱۵)

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (٦٨)

دار الافتاء

جاری ہے۔۔۔

Scanned by CamScanner

أنه قال : لا تجالسوا أهل

وذكر الطبري عن أبي جعفر محمد بن علي - ؓ - أنه قال : لا تجالسوا أهل الخصومات فإنهم الذين يخوضون في آيات الله قال ابن العربي : وهذا دليل على أن مجالسة أهل الكبائر لا تحل

(۲)۔۔۔ نمبر (۱) میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق جس صورت میں نکاح منعقد ہوتا ہے اس صورت میں گواہ بننے اور نکاح نامے پر دستخط کرنے کی اجازت ہے اور جس صورت میں نکاح منعقد نہیں ہوتا اس صورت میں گواہ بننا اور نکاح نامے پر دستخط کرنا جائز نہیں۔ (ماخذہٗ جواہر الفقہ ج ۲ ص ۴۵۳)

(۳،۴)۔۔۔ اگر شیعہ لڑکا کوئی کفریہ عقیدہ رکھتا ہے تو ایسی صورت میں چچا کا یہ فعل ناجائز ہے، اور ان سے عارضی طور پر کچھ مدت کے لئے تعلقات ترک کرنا چاہیئے، تاکہ وہ تنگ آکر اپنے اس فعل سے باز آجائے۔

تفسير القرطبي (۹/ ۹۲)

وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ (۱۱۳)

قوله تعالى : { ولا تركنوا }قال ابن جريج : لا تميلوا إليهم قال أبو العالية : لا ترضوا أعمالهم

{ إلى الذين ظلموا } قيل : أهل الشرك وقيل : عامة فيهم وفي العصاة على نحو قوله تعالى : { وإذا رأيت الذين يخوضون في آياتنا } (الأنعام : ۶۸) الآية وقد تقدم وهذا هو الصحيح في معنى الآية وأنها دالة على هجران أهل الكفر والمعاصي من أهل البدع وغيرهم فإن صحبتهم كفر أو معصية إذ الصحبة لا تكون إلا عن مودة وقد قال حكيم : (عن المرء لا تسأل وسل عن قرينه ... فكل قرين بالمقارن يقتدي)

واللہ اعلم بالصواب

محمد تقی

محمد تقی رنگونی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۱/ ربیع الثانی/ ۱۴۳۷ھ

۱/ فروری/ ۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

محمد طاہر عفی عنہ

۲۱/ ۴/ ۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

محمد عبداللہ عفی عنہ

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف سکھروی عفی عنہ

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۱/ ربیع الثانی/ ۱۴۳۷ھ

دار الافتاء

مفتی

Scanned by CamScanner